فاز والعرش تحت محمود وانت محمد (صلعم)

مجمع البحرین

فی

مدائح الکونین

سید

یعنی

قصیدۃ البردۃ

مع

ترجمہ منظومہ

مترجمہ تفضل حسین شمسی الموہیدی مدرس عربی گورنمنٹ ہائی سکول سورت

[illegible] مطبع [illegible] ناگپاڑہ [illegible] روڈ بمبئی [illegible]

انتساب

نہایت ادب سے

ان اوراق کو میں اپنے شفیق محسن، علم دوست، نیک دل، تقویٰ شعار

سیدنا ابن زبیر قمرالدین نفیسی بھائی اور آقا معظم نورالدین کے نام نامی

منسوب کرتا ہوں

الشمس المؤیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

قصیدۃ البردۃ کے مصنف شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید المصری البوصیری رح بوشہر کے رہنے والے ایک بزرگ تھے ۶۰۸ ہجریہ میں پیدا ہوئے اور ۶۹۵ ہجریہ میں واصل بلک بقا ہوئے۔ اپنے زمانہ کے اساتذہ میں ان کا شمار تھا۔ انکی شہرت زیادہ تر نعتیہ قصائد کی وجہ سے تھی۔ دیگر قصیدوں کے علاوہ انکے تین قصیدے بہت مشہور ہیں۔ ان میں ایک قصیدۂ بُردہ ہے۔ دوسرا قصیدۂ ہمزیہ اور تیسرا قصیدۂ ذخر المعاد ہے۔ جو عرب کے مشہور شاعر اور قرن اوّل کے مسلّم الثبوت استاد کعب بن زہیر کے قصیدۂ بانت سعاد کی معارضت میں لکھا گیا ہے۔ یہ تینوں قصیدے نعتیہ ہیں۔

اس قصیدے کی تصنیف کا سبب یوں بیان کیا جاتا ہے کہ مصنف لقوے کے عارضے میں مبتلا ہوئے نصف بدن ناقابل حرکت ہو گیا اور یہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے نہ حکما کی مسیحائی چلی نہ چارہ سازوں کی چارہ سازی یہانتک کہ خود بھی صحت سے ناامید ہو گئے۔ بالآخر ہادی غیب نے دل میں ڈالی کہ اب اس بارگاہ کا قصد کرو کہ جہاں کا سائل کبھی بے نیل مرام واپس نہیں پھرا چنانچہ اپنی خداداد شعر گوئی کو ترجمان بنایا اور دربار نبوی کے در پر جا اڑے۔ اپنے اس ترجمان کے وسیلے سے عرض معروض شروع کی اور ایک مدت تک اس قصیدے کا ورد کیا۔ بالآخر دریائے رحمت رحمۃ للعالمین جوش میں آیا

ایک رات انہوں نے شہنشاہ ہر دو سرا کو خواب میں دیکھا آپ نے ان کے مفلوج جسم پر دست شفا پھیرا اور انہیں ایک چادر اڑھائی۔ اس پر از بشارت خواب کو دیکھتے ہی جب صبح اٹھے معلوم کیا تو نہ انہیں لقوہ تھا اور نہ وہ چلنے پھرنے سے معذور چنانچہ اس قصیدے کا نام "قصیدۃ البردۃ" رکھا گیا۔

یوں تو اس قصیدے کی عربی، انگریزی اور اردو میں شرحیں لکھی جا چکی ہیں مگر کسی نے اردو نظم میں اس کا ترجمہ نہیں کیا۔ اردو زبان نے چند صدیوں میں جو وسعت پیدا کر لی ہے اور کم و بیش ہندوستان کے ہر خطے میں جو اس کا چلن دن بدن بڑھتا جا رہا ہے وہ محتاج بیان نہیں اور یہ امر مسلم ہے کہ ہر زبان میں عوام کو جو لطف اور دلچسپی نظم سے حاصل ہوتی ہے وہ نثر سے حاصل ہونی ناممکن ہے تاکہ اردو کے ساتھ ساتھ عربی کا شوق بھی عوام کے دلوں میں پیدا ہو۔ اس خیال سے میں نے اپنی بساط کے موافق اس ترجمے میں کوشش کی ہے۔

ایسی خدمتوں کے صلے میں بارگاہ نبوی سے جو کچھ امید ایک گنہگار کر سکتا ہے اگر میں بھی ویسی ہی امیدیں کروں تو بیجا نہ ہوگی خود مصنف بھی ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ ‏ ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَىٰ فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

اس عمر کے گنہ سے میں مدح کرکے انکی ‏ طالب ہوں عفو کا جو شعر و خدم میں گذری

کیا میں اور کیا میری ہستی! کہاں تصنیفات اور کہاں میں ناچیز! چہ نسبت خاک را با عالم پاک مگر اہل وطن کی عیب پوش طبیعتوں اور جوش انگیز طینتوں سے امید ہے کہ میری بے بضاعتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے میری ہمت بڑھائیں گے اور میری غلطیوں کو مقتضائے بشریت پر محمول کرکے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ میرا دل کھلے اور میں اس میدان میں اپنی امید کے مطابق جولان کر سکوں۔

اخیر میں میں اپنے اُن کرم فرما مشفقوں کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس ناچیز خدمت کے انجام دینے میں میری مدد فرمائی۔ سب سے پہلے میں اُن صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس خدمت کی طرف ترغیب دی۔ ازاں بعد جناب افصح الفصحا اشعر الشعرا ذاکر اہل بیت نبوی جناب استادی ابو القلم السید منیر الحسن منیر زیدی الواسطی زاد مجدہٗ۔ جناب علامہ مولوی ڈاکٹر زاہد علی صاحب (مولوی فاضل۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی مدرس عربی نظام کالج حیدرآباد دکن) اور جناب فاضل منشی نصیر میاں صاحب (مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی سکول سورت) کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ ان مشفقوں نے اس ترجمے کا قبل از طبع مطالعہ فرما کر مجھ پر از حد کرم فرمایا ہے۔ معاً یہ کہ دینا بھی ضروری ہے کہ میری جسمانی و روحانی بنا جس محسن کی کرم فرمائیوں پر قائم ہے۔ میری ہستی کا صحیح معنی میں جو باعث ہے۔ جس کے دوراندیشانہ اور مشفقانہ برتاؤ کا میں نتیجہ ہوں اُس مجسم نیکی یعنی اپنے عم بزرگوار فخر الدین مدظلہ العالی کے احسانات ہی کا باعث ہے جو میں اپنے میں اتنی ہمت پاتا ہوں کہ اپنی ناچیز خدمت کو اہل علم کے سامنے پیش کروں

وَهَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝

چنانچہ اس ناچیز خدمت کو اہلِ وطن اور خصوصاً اہلِ علم کے سامنے پیش کر کے نظرِ قبول کا امیدوار ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

المُلتمِس الحقیر

تفضل ابن الفاضل المقدس فضل حسین الہاشمی المودہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدۃ البردۃ مع ترجمہ منظومہ

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمٍ — مَزَجْتَ دَمْعاً جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

یارانِ ذی سلم کا تجھ کو خیال آیا — جو اشک بہم کر دیا ہے خوں میں ملایا

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ — وَأَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

یا سمت کاظمہ سے اس دم ہوا چلی ہے — ظلمت میں یا کہ بجلی چمکی سوئے اضم ہے

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا — وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

آنکھوں میں تیری کیا ہے تھمتے نہیں جو تھمتی — اور دل سے بیخودی کیوں تیرے نہیں نکلتی

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ — مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

عاشق کا یہ گماں ہے مخفی رہے گی الفت — جب آنکھ بہہ رہی ہے اور دل میں ہے حرارت

لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعاً عَلَى طَلَلٍ — وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

ہوتی نہ گر محبت رونا کھنڈر پہ تو کیوں؟ — سرو اور اضم کی یوں میں راتیں نہ جاگتا یوں

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ — بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

انکارِ عشق سے پھر تو کر سکے گا کیسے — اشک اور مرض یہ دونوں عادل گواہ ہیں تیرے

۱؎ مدینہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۲ ۲؎ ایک موضع ہے ۱۲ ۳؎ حوالی مدینہ میں ایک پہاڑ ہے ۱۲

نوٹ:- ذی سلم، کاظمہ، اضم وغیرہ مقامات مدح نبوی کی تشبیب میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ غزل کا ان مقامات کے ذکر سے شروع کرنا اس بات کا لطیف اشارہ ہے کہ یہ قصیدہ مدح نبوی میں لکھا جائیگا علم البدیع میں اسے براعۃ الاستہلال کہتے ہیں

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَضَنًى ... مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

ڈالی ہیں رخ پہ تیرے آنسو کی لاغری کی ... الفت نے دو لکیریں عنم[1] و بہار[2] جیسی

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ ... وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

ہاں! یاد آکے شب کو محبوب نے جگایا ... غم درمیان لذت دائم ہے عشق لانا

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً ... مِنِّيْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

سن میرا عذر ناصح[3] عذری[4] سا کیوں ہوں عاشق ... انصاف گر کرے تو ہوں میں نہ دم کے لائق

عَدَتْكَ حَالِيْ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ ... عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

آگاہ میری حالت سے تو ہے دشمنوں سے ... مخفی نہیں میرا بھید اور لا دوا مرض ہے

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ اَسْمَعُهُ ... اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

سچ ہے تیری نصیحت میں کب ہوں لیک سنتا ... ناصح کی سننے سے ہے عاشق ہمیشہ بہرا

اِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِيْ ... وَالشَّيْبُ اَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

ناصح بنا بڑھاپا دی میں نے اس کو تہمت ... تہمت سے دور ہے وہ کرتا ہے جب نصیحت

فَاِنَّ اَمَّارَتِيْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ ... مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

افسوس نفس[5] امارہ کی تھی یہ جہالت ... منذر[6] ہوا بڑھاپا لیکن نہ لی نصیحت

[1] ایک نازک ڈالیوں والا درخت ہے جو اپنی سرخی کے لئے ضرب المثل ہے اکثر معشوق کی انگلیوں کو اس درخت کی شاخوں سے تشبیہ دیتے ہیں ۱۲ [2] بہار ایک پودا ہے جو فصل ربیع میں پیدا ہوتا ہے اسکا پھول اپنی زردی کیلئے ضرب المثل ہے

[3] ناصح عربی لفظ "لائم" کے مترادف معنی میں مستعمل ہوتا ہے ۱۲

[4] "عذرہ" یمن میں ایک قبیلہ ہے ان کا عشق اس قدر راسخ اور سچا ہوتا ہے کہ اکثر عاشق تاب ہجر نہ لاکر مرجاتا ہے۔ عذری میں یائے نسبتی ہے اور مراد اس سے تشبیہ ہے یعنے میرا عشق ایسا ہی راسخ ہے جیسا بنو عذرہ کا ۱۲

[5] امارہ بالسوء یعنی "برائی کے لئے حکم کرنے والا"۔ امارہ بالسوء وہ نفس ہے جو انسان کو ہمیشہ برے کام کی ترغیب دلاتا ہے ۱۲ [6] منذر بمعنی "ڈرانے والا"۔

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى
ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ
جب روا رکھی نہ میہمانی
پیری آئی سفید نکالف جو میرے سر تک

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ
گر جانتا میں تو بیسر ... کی نہ کرتا
بال ... ایک ... بھید اپنا میں چھپاتا

مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ
کون ایسا ہے جو اسکی بازآری کو روکے
تا ... جیسے ... لگام سے ہے

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ
مت قصد کر کہ توڑے شہوت گناہ کرکے
بھوک کی اشتہا تو بڑھتی طعام سے ہے

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ
نفس طفل ہے یاں گر دودھ نہ چھڑائے
تا عمر دودھ پیئے گا چھوڑے گا گر چھڑائے

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ
إِنَّ الْهَوَى مَا تَوَلَّى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ
پس روک لے ہوا کو اور کر نہ اسکی اطاعت
قابو ہوائے کی نہ پہنچا ... ذلت

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَى فَلَا تُسِمِ
اعمال ... کرتے رہو ... نگاہ ...
میدان جو وہ چاہے چرنے نہ ...

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ
مہلک خوشی ہے دل سے انسان کو بھاتا
جس کی یہ زہر جیسے دکھوکے سے کھلاتا

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ
ڈر ... سے بھوک اور کھانے کے ڈر ہمیشہ
نقصان بھوک کے بدہضمی سے ہیں زیادہ

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ	مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ
اُس چشم سے ہو گریاں پُر ہے حرام سے جو	پرہیز کو ندامت کے پھر ہمیشہ کر تو
وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا	وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ
شیطان و نفس کی تو ہرگز نہ کر اطاعت	تہمت ہی اُن کو دینا گر وہ کریں نصیحت
وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا	فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ
حاکم بنیں ترے وہ جھگڑے اگر وہ تجھ سے	اُن کی نہ مان۔ واقف مکروں سے اُن کے تو ہے
أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ	لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ
بخشے خدا مرے اس قول بلا عمل کو	دی میں نے گویا نسبت اک بانجھ سے نسل کو
أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ	وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ
کہتا ہوں تجھ سے نیکی۔ کر اور میں ہوں قاصر	میں کج ہوں اور تجھ سے سیدھا ہو۔ کیوں کہوں پھر
وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً	وَلَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ
مرنے سے قبل نفلوں کا کچھ لیا نہ توشہ	چھوڑے نماز و روزے سب فرض کے علاوہ
ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَا الظَّلَامَ إِلَى	أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ
چھوڑی ہے اُنکی سُنت جو شب کو جاگتے تھے	یاں تک کہ مشتکی تھے دونوں قدم ورم کے
وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوَى[1]	تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْأَدَمِ
جو بھوک کے سبب سے پیٹ اپنا باندھتے تھے	نازک کمر جو اپنی سہتے تھے پتھروں سے

[1] مذکور ہے کہ آنحضرت صلعم عبادت میں اس درجے منہمک رہتے تھے کہ آپ اپنا معمولی کھانا بھی فراموش فرما دیا کرتے تھے۔ اور اکثر یہ حالت ہو جاتی تھی کہ آپ کو شدت جوع کی وجہ سے عبادت الٰہی میں خلل واقع ہونے کے ڈر سے شکم مبارک پر پتھر کی سل باندھنی پڑتی تھی۔ آپ کی یہ ریاضت شاقہ اُس وقت تک برابر جاری رہی جب تک کہ آپ پر آیہ شریفہ (طٰہٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى) نازل نہ ہوئی۔ یعنی ...

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

ترغیب انہیں سونے کے اونچے پہاڑ نے دی
حضرت نے پر دکھائی اپنی علو نفسی

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ
إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ

غربت نے اور ان کو مضبوط کر دیا تھا
معصوم ہیں اور کیونکر قادر ضرورت ہو ان کو

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کس طرح ان کو غربت دنیا کی سمت لائے
جن کے سبب عدم سے دنیا وجود پائے

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

دونوں جہاں کے مالک جن و بشر کے آقا
لاریب ہیں محمد عرب و عجم کے داتا

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ
أَبَرُّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہیں وہ نبی ہمارے آمر ہیں اور ناہی
امر اور نہی میں سب سے بہتر نہ ان سے کوئی

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ ہمارے رسول ہم نے تیرے پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تم اس قدر مشقت اٹھاؤ" اگر آپ سے سوال کیا جاتا کہ یا حضرت جب پروردگار پاک نے آپ کے گذشتہ و آئندہ سب گناہ بخش دیئے ہیں تو پھر آپ اس قدر محنت کیوں برداشت فرماتے ہیں تو آپ جواب میں فرماتے تھے "کیا مجھے ایک شکرگذار بندہ نہیں ہونا چاہیئے"

؎ ذکر ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اے محمد خدائے پاک سلام و درود کے بعد فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو تمام دنیا کے پہاڑ سونے کے بن جائیں اور ہمیشہ آپ کے ساتھ جہاں آپ چاہیں جایا کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ اے جبرئیل دنیوی دولت کی ہوس صرف اسی شخص کو ہو سکتی ہے جسے آخرت میں کچھ بہتری کی امید نہ ہو ۱۲۔

؎ آنحضرت کا زہد ضرب المثل ہے آپکی آمدنی کا زیادہ تر حصہ ہمیشہ حاجتمندوں، غریبوں کی امداد میں صرف ہوتا ہے ۱۲

؎ دوسرے مصرع میں حدیث قدسی (لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ) کی طرف اشارہ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے محمد اگر آپ کا وجود مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو ہرگز پیدا نہ کرتا۔

؎ جزیرہ نما عرب کے رہنے والے عموماً اور امصار عرب کے رہنے والے خصوصاً "عرب" کہلاتے ہیں ۱۲

؎ عرب کے سوا تمام ممالک کے باشندوں کو عربی لغت میں "عجم" کہتے ہیں ۱۲

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ	لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
ایسے حبیب وہ ہیں جن کی شفاعتوں کی	آئے اچانک آفت تب ہے امید رہتی
دَعَا إِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ	مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ
رب کی طرف بلاتے تھے وہ بس اُن کے پیرو	پکڑے ہیں ایسا رستا ہرگز نہ منقطع ہو
فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ	وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ
اخلاق و حسن میں ہیں سب انبیاء پہ فائق	علم و کرم میں کوئی اون کو ہوا نہ لاحق
وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ	غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ
حضرت سے انبیا سب پاتے ہیں اس طرح سے	دریا سے ایک چلو اک گھونٹ یا حیا بارش سے
وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ	مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ
حضرت کے روبرو ہیں اپنی جگہ کھڑے سب	اور روکے علم و حکمت ہر ایک کا ہے منصب
فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ	ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ
معنی[۱] میں اور صورت میں جب کمال پایا	خالق نے چن لیا تب اُن کو حبیب اپنا
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ	فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ
کوئی حسین نہ ہوگا اور آپ سا ہوا ہے	اوروں میں حسن ان کا ہرگز نہیں بٹا ہے
دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارَى فِي نَبِيِّهِمِ	وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْتَكِمِ
چھوڑ[۲] اسکو کہتی ہے جو عیسیٰ کو اُن کی اُمت	پھر جس طرح سے چاہے تو کر نبی کی مدحت

[۱] معنی و صورت بمعنی باطن و ظاہر ۱۲

[۲] یہ بات عام طور سے مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو نصاریٰ خدا کا بیٹا خیال کرتے ہیں ۱۲

وانسب الى ذاته ما شئت من شرف ۔ وانسب الى قدره ما شئت من عظم

تو جو چاہے شرف کر ان کی ذات سے نسبت ۔ حضرت کی قدر سے جو چاہے لگا دے عظمت

فان فضل رسول الله ليس له ۔ حد فيعرب عنه ناطق بفم

فضل رسول حق کی حد کوئی بھی نہیں ہے ۔ طاقت نہیں بشر کی کہ اس میں زبان کھولے

لو ناسبت قدره آياته عظما ۔ احيا اسمه حين يدعى دارس الرمم

رتبہ تھا جیسے عالی ہوں گر معجزے ایسے ۔ بوسیدہ ہڈیوں کو نام ان کا زندگی دے

لم يمتحنا بما تعيى العقول به ۔ حرصا علينا فلم نرتب ولم نهم

ہم سے نہ آزمایا حیراں ہوں جس سے عقلیں ۔ از رہ لطف پس ہم حیراں نہ ہوں اور نہ شک کریں

اعيى الورى فهم معناه فليس يرى ۔ في القرب والبعد منه غير منفحم

ان کو سمجھنے سے سارا عاجز جہاں ہوا ہے ۔ نزدیک و دور کوئی ایسا نہیں جو سمجھے

كالشمس تظهر للعينين من بعد ۔ صغيرة وتكل الطرف من امم

جوں مہر دور سے ہے چھوٹا دکھائی دیتا ۔ لیکن قریب سے وہ آنکھوں کو ہے تھکاتا

حارت عقول الورى في كنه حكمته ۔ فيه عبارات انها التعابير للحلم

عقلیں جہاں کی ہیں حیراں ان کی معرفت میں ۔ ان کے بیاں میں گویا خوابوں کی ہیں تعبیریں

فما رأيت بعيدا من حقائقها ۔ ولا قريبا اليها غير منعجم

ہرگز نہیں عبارت کچھ ان سے ملتی جلتی ۔ یا اجنبی مگر وہ جس سے کہ گویا ہو

وكيف يدرك في الدنيا حقيقته ۔ قوم نيام تسلوا عنه بالحلم

کس طرح پائے دنیا میں ان کی اصلیت کو ۔ خوابیدہ قوم خوابوں سے ہو تسلی جن کو

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ — وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ کُلِّهِمِ

بس جانتے ہیں اتنا حضرت بھی آدمی ہیں — مخلوق کوئی ان سے بہتر نہیں جہاں میں

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِهَا — فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

رسل کرام نے ہیں جو معجزے دکھائے — نور حضور سے وہ ان انبیا نے پائے

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ کَوَاکِبُهَا — یُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

سورج فضیلتوں کے حضرت ہیں وہ ہیں تارے — ظلمت میں جو جہاں کو انوار ہیں دکھاتے

حَتّٰی اِذَا طَلَعَتْ فِی الْکَوْنِ عَمَّ هُدَا — هَا الْعَالَمِیْنَ وَاَحْیَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

سورج طلوع تا کہ عالم میں ہو گیا جب — عالم کے لی ہدایت جی اٹھیں امتیں سب

اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ — بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

کیا خوب ان کی خلقت اور خلق اسکی زینت — شامل تھا حسن جسپہ خندہ روئی تھی عادت

کَالزَّهْرِ فِیْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ — وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِیْ هِمَمِ

گل جیسے تازگی میں اور چاند سے شرف میں — دریا ہیں وہ کرم کے ہمت میں دہر وہ ہیں

کَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِیْ جَلَالَتِهٖ — فِیْ عَسْکَرٍ حِیْنَ تَلْقَاهُ وَفِیْ حَشَمِ

ہوتے ہیں گو اکیلے شان جلال یہ ہے — ساتھ ان کے لاؤ لشکر سمجھے ملے جو ان سے

کَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْنُ فِیْ صَدَفٍ[1] — مِنْ مَّعْدِنَیْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

گویا کہ سیپ میں ہیں رکھے چھپا کے موتی — دو معدنوں ہیں انکی ہنسنے کی بولنے کی

لَا طِیْبَ یَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ — طُوْبٰی لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

اعلی خوشبوؤں سے قبر نبی کی مٹی — مژدہ اسے ہے جسنے سونگھی ہو یا ہو چومی

[1] واصل شاعر نے دندان مبارک کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے ۱۲

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ — يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ
مولد نے ان کے ظاہر کی نسب کی بزرگی — کیا خوب ابتدا ہے اور انتہا ہے ان کی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ — قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ
ایرانیوں نے اس دن یہ فال لے لیا تھا — قہر و عذاب سے حق نے آگہ ہے کر دیا

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهْوَ مُنْصَدِعٌ — كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ
اس رات پھٹ گیا تھا کسرے کا محل جیسے — بکھرا اسد کی خاطر اس کا گروہ اس سے

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ — عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ
آتش کو یہ اسف تھا دم اپنا توڑ لی تھی — چشمہ بھی رنج و غم سے بھولا تھا راہ اپنی

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا — وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي
ساوہ کو تھا شکایت غائب ہے جھیل میری — جاتا ہے ہو کے غصے پیاسا جو آئے کوئی

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ — حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ
پانی میں جو نمی تھی آئی وہ آگ میں تھی — گرمی جو آگ میں تھی پانی میں غم سے وہ تھی

۱ مروی ہے کہ آنحضرت صلعم کی ولادت کی شب کو کسرے شہنشاہ فارس کے محل کی دیوار شق ہو گئی تھی
مصرعۂ ثانیہ میں فتح ایران کی طرف اشارہ ہے۔ جو آج تک بھی مسلمانوں کے قبضے میں ہے ۱۲

۲ ایرانیوں کی مقدس آگ جو ہزار برس سے برابر روشن تھی اور جسے وہ پجاری ہر گھڑی اس کی پرستش کیا کرتے تھے۔ آنحضرت کی پیدائش کی ساعت یکایک ہمیشہ کے لئے بجھ گئی نیز نہر فرات نے بھی اسی ساعت سے بہنا موقوف کیا یا آخر کبھی کہیں اور راستہ بدل گئے ۱۲

۳ ایک ساوہ طہران اور ہمدان کے مابین واقع ہے۔ اس خطے میں تقریباً چھ میل لمبی ایک جھیل تھی جس کے کنارے ہزاروں گرجا ہیں اور باغات تھے۔ آنحضرت صلعم کی پیدائش کے وقت یہ جھیل بھی سوکھ گئی اور تمام باغات وغیرہ برباد و ویران ہو گئے۔

والجن تهتف والانوار ساطعة ¹ — والحق يظهر من معنى ومن كلم

دیتے تھے جن ندا، تھے انوار چمکتے — حق ہو رہا تھا ظاہر معنی سے بولنے سے

عموا وصموا فاعلان البشائر لم — تسمع وبارقة الانذار لم تشم

اندھے تھے اور بہرے اعلان بشارتوں کے — جول سن سکے نہ برق انداز دیکھ پائے

من بعد ما اخبر الاقوام كاهنهم — بان دينهم المعوج لم يقم

حالانکہ کاہنوں نے قوموں سے کہہ دیا تھا ² — اب ان کا دین باطل قائم نہیں رہیگا

وبعد ما عاينوا في الافق من شهب — منقضة وفق ما في الارض من صنم

دیکھے تھے آسماں سے گرتے تھے جو ستارے — جسطرح سے زمیں پر بت گر گئے تھے سارے

حتى غدا عن طريق الوحي منهزم — من الشياطين يقفو اثر منهزم

یہانتک کہ سارے شیطاں اک دوسرے کے پیچھے — رستے سے بھٹے وحی کے سب ایک ساتھ بھاگے

كانهم هربا ابطال ابرهة — او عسكر بالحصى من راحتيه رمي

وہ بھاگتے ہیں گویا تھا ابرہہ کا لشکر ³ — دشمن تھے یا وہ جنپر مٹھی سے پھینکے پتھر

---

¹ آنحضرت صلعم کی ولادت کی شب کو جبل حجون اور جبل بوقبیس پر جنات آپ کی پیدائش کی منادی کرتے ہوئے سنے گئے تھے۔ نیز شب میلاد کو عجیب و غریب روشنیاں دیکھنے میں آئی تھیں عبدالرحمن بن عوف کی والدہ سے روایت ہے کہ بعد ولادت جب آنحضرت کو میں اپنی گود میں لئے ہوئے تھی میں نے کسی شخص کو اپنے اوپر رحمت بھیجتے سنا۔ پھر اس نے مجھے ایک ایسی روشنی دکھلائی جو مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس روشنی میں میں نے روم کے محل تک دیکھ لئے۔

² آنحضرت صلعم کی ولادت کے قبل عرب کہانت کے بہت معتقد تھے۔ جنات کاہنوں کے زیر حکم آسمان پر چڑھ کر باہم مخفی راز سنتے اور اپنے مالک سے کہتے۔ ان رازوں کو کاہن بطور پیشینگوئی کے لوگوں سے کہا کرتے۔ آنحضرت کی ولادت کے بعد یہ سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا۔ اگر کوئی جن قدرت کے راز سننے کے لیے آسمان کا قصد کرتا تو انگارہ شہاب ثاقب مارا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کہانت مفقود ہو گئی۔

³ رسول اللہ صلعم کی ولادت کے سال والی یمن ابرہہ نے اپنے کئی ہزار جوانوں اور ہاتھیوں کی جمعیت کے ساتھ بیت اللہ الحرام کو ڈھانے کی غرض سے مکہ معظمہ پر حملہ کیا لیکن خدا نے ابابیل کو ان پر مسلط کر کے اپنے

بذا به بين تسبيح ببطنهما	نبذ المسبح من احشاء ملتقم
تسبیح کرتے تھے جب تسبیح شکم میں کرتے	ماہی سے جوں نکلے وہ شکم چھوڑتے ہی
لا تنكر الوحي من رؤياه ان له	قلبا اذا نامت العينان لم ينم
انکار کیجئے نہ سپنے وحی خواب ان کا	سوتی ہیں جب آنکھیں دل جاگتا ان کا
تبارك الله ما وحي بمكتسب	ولا نبي على غيب بمتهم
ہے وحی یہ نہیں جسکو کوئی کماسکے	یا متہم نبی ہوں اس پر غیب سے
كم ابرأت وصبا باللمس راحته	واطلقت اربا من ربقة اللمم
بیمار کو شفا دی دست شفا لگا کے	گردن سے یا کھولی کی جلتے جنوں کے ٹوٹے
واحيت السنة الشهباء دعوته	حتى حكت غرة في الاعصر الدهم
ان کی دعا سے سبز سوکھا برس ہوا تھے	جیسے کہ دن سے تارا چمکا سیوں میں کالے
بعارض جاد او خلت البطاح بها	سيب من اليم او سيل من العرم
برسا کے وادیوں میں بادل سے یوں کہ سمجھے	تو آب بحر یا سیلاب عرم سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ طبری کی شہادت کی بات ابابیل و لشکر اصحاب فیل کی مدد دونوں بیان کیا ایک ایک جو چونچ میں لئے ہوئے تھی ابابیل لشکر پر برسائی تھی۔ جسکے لگتا تو ہلاک ہوتا۔ چنانچہ ابرہہ بری طرح پسپا ہوا۔ مصرعہ ثانیہ میں جنگ بدر کے مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ دوران جنگ میں ایک مٹھی ریت حضرت نے دشمنوں کی طرف پھینکی۔ کوئی دشمن ایسا نہ رہا جسکی آنکھ میں یہ ریت نہ گئی ہو۔ گھبرا کر دشمنوں نے راہ فرار اختیار کی ۱۲

۱؎ مرادی ہے کہ ان کے دست مبارک میں تسبیح و تہلیل کی تھی۔ دوسرے مصرعہ میں قصہ حضرت یونس کی طرف اشارہ ہے۔ آپ کو ایک مچھلی نگل گئی تھی۔ شکم ماہی میں آپ نے تسبیح و تہلیل کی اور بارگاہ رب العزت میں اپنی خطا کی معافی کے خواستگار ہوئے۔ دریائے رحمت ایزدی جوش میں آیا اور مچھلی کو حکم ہوا کہ انکو کنارے پر اُگل دے۔
۲؎ عرب ان گھوڑوں کو جنکی پیشانی پر سفید داغ ہوں نہایت سعید سمجھتے ہیں۔ یہاں چمکتے تارے سے مراد سفید داغ ہے ۱۲
۳؎ عرم یمن کے مشہور شہر سبا کے قریب ایک تالاب تھا جسمیں شہر کے استعمال کے لئے پانی اکٹھا کیا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ جب کہ ان شہر کو ان کے غرور اور تکبر کی سزا دینے کے لئے مشیت الٰہی سے تالاب کے بند ٹوٹ گئے اور اسکا سیلاب عظیم آیا جس میں آبادی کا بڑا حصہ برباد ہو گیا ۱۲

جاءت لدعوته الاشجار ساجدة — تمشي اليه على ساق بلا قدم

حضرت نے جب بلایا آئے درخت جھکتے — چلتے تھے پنڈلیوں پہ وہ کیونکہ بے قدم تھے

حتی نسیتها آثار سجدتها — فظہر العومنہ الاثر فی اللقم

سجدے کی وہ نشانی چل کر مٹا رہے ہیں — پر محو کی نشانی ظاہر ہے وسط رہ میں

کانما سطرت سطرا لما کتبت — فروعها من بديع الخط في اللقم

کھینچی تھی سطر گویا اُن خوشنما خطوں سے — خاطر لکھا تھا جنکو شاخوں نے اُن کی رہ کے

مثل الغمامة انى سار سائرة — تقيه حر وطيس للهجير حمي

جس طرح ایک بادل چلتا تھا ساتھ اُن کے — گرمی سے دوپہر کی حضرت کو تھا بچاتا

اقسمت بالقمر المنشق ان له — من قلبه نسبة مبرورة القسم

ہے ماہ منشق کی مجھکو قسم کہ اُن کے — دل کو ہے اُس سے نسبت سچی میری قسم ہے

لے ایک مرتبہ ایک عرب نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اپنی نبوت نشانی کے طور پر آپ فلاں درخت کو اپنے پاس بلائیں اور ایک درخت کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت نے اُس درخت کی طرف دیکھا۔ وہ روتا ہوا حضرت عالیہ میں حاضر ہوا۔ سجدہ بجالا کر گویا ہوا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ"۔ عرب نے عرض کی اسے جانے دیجئے۔ حضرت نے اشارہ فرمایا اور درخت واپس ہو گیا۔ یہ معجزہ دیکھکر عرب مشرف باسلام ہوا۔ اور حضرت کو سجدہ کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر انسان کو انسان سجدہ کرسکتا تو میں بیوی کو اپنے شوہر کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ ۱۲

سلے پہلے مصرعہ میں معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ کفار نے حضرت سے بطور اعجاز پیغمبری چاند کو دو ٹکڑے کرنے کیلئے عرض کیا۔ حضرت نے چاند کی طرف دیکھکر اشارہ فرمایا۔ چاند فوراً دو ٹکڑے ہو گیا۔ اسپر کفار کہنے لگے کہ یا تو یہ جادو ہے یا نظر بندی۔ مگر اور ملکوں کے لوگ چاند کو دو ٹکڑوں میں منقسم دیکھنے کی تصدیق کی۔ دوسرے مصرعہ میں حدیث دل کی طرف اشارہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا اور قبیلہ سعد بن بکر میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کھیل رہا تھا میں نے دو سفید پوش آدمیوں کو دیکھا کہ ایک برف سے بھرا ہوا سونے کا طشت لئے ہوئے میری طرف چلے آرہے ہیں۔ قریب آکر انہوں نے مجھے پکڑا۔ میرا سینہ اور پھر میرا دل چاک کیا اور ایک سیاہ لہو کا ٹکڑا دل میں سے نکالکر پھینکدیا پھر برف سے میرے سینے کو خوب دھویا۔ ایک نے کسی خاص چیز سے میرے دل پر مہر لگائی جس سے میرا دل علم و حکمت سے معمور ہو گیا پھر اُسے اپنی جگہ رکھکر دوسرے نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ بدستور جڑ گیا۔ اور زخم کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔ ۱۲

وما حوى الغار من خير ومن كرم	وكل طرف من الكفار عنه عمي
کیا بھلی و کرم کو تھا غار نے چھپا لیا	آنکھ ہر ایک کافر کی وہاں ہو گیا اندھا
فالصدق في الغار والصديق لم يرما	وهم يقولون ما بالغار من أرم
صدق و صدیق دونوں آئے تھے گو نہ باہر	کفار کہتے تھے کوئی نہیں ہے اندر
ظنوا الحمام وظنوا العنكبوت على	خير البرية لم تنسج ولم تحم
سمجھے وہ یوں کبوتر کو مکڑی سے خیر ما	خیر الوریٰ پہ اور نہ مکڑی نے جالا تانا
وقاية الله أغنت عن مضاعفة	من الدروع وعن عال من الأطم
حفظ خدا کے باعث از زرہ کی نہ ضرورت	نہ حصار بحر و زرہ کی اونچے قلعے کی حاجت
ما سامني الدهر ضيما واستجرت به	إلا ونلت جوارا منه لم يضم
کی جب کبھی زمانے نے ستم تو ان کا	جب لیا سہارا اٹھی پستی سے چھوڑا
ولا التمست غنى الدارين من يده	إلا استلمت الندى من خير مستلم
التجا سے ان کے مانگی دارین کی جو دولت	پائی سب سے بہتر ہاتھ سے بخشش اور نعمت
دعني ووصفي آيات له ظهرت	ظهور نار القرى ليلا على علم
لکھنے دے مجھے معجزے ظاہر ہوئے جو ان سے	مشہور ہیں جیسے جبل پر شب کی آگ ہے چمکے
فالدر يزداد حسنا وهو منتظم	وليس ينقص قدرا غير منتظم
موتی کا حسن کیونکہ بڑھتا ہے گوندھنے سے	پر قدر میں نہیں کم گر ہو بغیر گوندھے

ا حضرت نے جب ہمراہی حضرت ابوبکر رض جب مکے سے ہجرت فرمائی تو راہ میں دشمنوں کے تعاقب سے بچنے کے لئے غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے۔ دشمن غار کے قریب ہو کر گذرے مگر خدا نے انہیں اندھا کر دیا یہاں تک کہ انہیں غار میں کسی کے ہونے کا گمان تک نہ ہوا ۱۲

فما تطاول آمال المديح إلى ... ما فيه من كرم الأخلاق والشيم

کرسکی نہ مدحت جرأت کبھی بھی اتنی ... حضرت کی خوبیاں ہوں ہمسر اُس کا یا بزرگی

آيات حق من الرحمن محدثة ... قديمة صفة الموصوف بالقدم

اللہ کی طرف سے آیات وہ نئی ہیں ... اور ہیں پرانی صفت موصوف بالقدم ہیں

دامت لدينا ففاقت كل معجزة ... من النبيين إذ جاءت ولم تدم

باقی ہیں یہ لہٰذا ہر معجزہ پہ افضل ... نبیوں کے معجزوں سے جب ہوگئے وہ زائل

ما حوربت قط إلا عاد من حرب ... أعدى الأعادي إليها ملقي السلم

سب سے بڑا عدو بھی جب آکے اُس سے جھگڑا ... اُن کی مخالفت سے مغلوب ہو کے لوٹا

لم تقترن بزمان وهي تخبرنا ... عن المعاد وعن عاد وعن إرم

مخصوص ہیں نہ ہرگز وہ اک زماں سے تاہم ... عاد و ارم قیامت بتلاتی ہیں وہ پیہم

ردت بلاغتها دعوى معارضها ... رد الغيور يد الجاني عن الحرم

تھی اُن کی یہ بلاغت دعوائے عدو کا توڑا ... غیوری سے دستِ ظالم شوہر نے جوں ہو موڑا

ملہ قبیلۂ عاد - عاد کی اولاد تھے جو ارم - حضرت نوح کے پوتے کے پوتے تھے۔ یہ قبیلہ احقاف اور حضرموت کے ریتیلے میدانوں میں آباد تھا۔ ان کے بادشاہ شداد نے بہشت کے نمونے کا ایک نہایت خوبصورت باغ اور محل بنانے کا حکم دیا اور اس مصنوعی جنت کا نام ارم تجویز کیا۔ شداد کو خدا ہونے کا دعوے تھا۔ جب باغ بنکر طیار ہوا تو شداد اپنی خدائی کی کمی پوری کرنے کے زعم میں بڑے شد و مد سے اپنی طیار کردہ جنت کی طرف چلا۔ دروازے پر پہنچکر ایک ہی قدم اندر رکھنے پایا تھا کہ طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ قبیلۂ عاد چونکہ خدا پرستی ترک کر بیٹھے تھے اور حضرت ہود کی نصیحتیں اُن کے لئے بالکل بیکار ثابت ہو رہی تھیں۔ لہٰذا اُن پر بھی قہر الٰہی نازل ہوا اور عذاب باد صرصر سے تمام قبیلہ ہلاک ہوا ۱۲

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ	وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ
[illegible] جیسے [illegible] ان کے معنی	[illegible] بیشک قیمت ان کی [illegible]
فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا	وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ
[illegible]	[illegible]
مُحْكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِينَ مِنْ شُبَهٍ	لِذِي شِقَاقٍ وَمَا يَبْغِينَ مِنْ حَكَمِ
[illegible]	[illegible]
قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ	لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللهِ فَاعْتَصِمِ
[illegible]	[illegible]
إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظَى	أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظَى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ
[illegible]	آب خنک سے ان کے [illegible]
كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ	مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُوهُ كَالْحُمَمِ
[illegible]	ان عاصیوں کے [illegible]
وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً	فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ
[illegible] میزان [illegible]	ان کے بغیر [illegible] انصاف [illegible]
لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا	تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ
[illegible]	[illegible]

له [illegible] سے مراد حوض کوثر ہے ۱۲

سله میزان سے وہ ترازو مقصود ہے جس میں روز قیامت انسان کے اعمال تولے جائینگے اور صراط وہ پل ہے جو جہنم کے اوپر سے گذر کر جنت تک پہنچتا ہے۔ یہ پل تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے۔

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

بیمار آنکھ سورج کی روشنی نہ دیکھے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

پانی کا ذائقہ کب بیمار منہ کو آئے

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر ان سب میں جن پاس امید والے

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

پیٹھ پہ تیز اونٹوں کی یا آئیں پاؤں چل کے

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرَى لِمُعْتَبِرٍ[1]

ہر معتبر کی خاطر سب سے بڑی علامت

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمَى لِمُغْتَنِمِ

اور مغتنم کے خاطر سب سے بڑی ہیں نعمت

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ[2]

آئے تھے آپ شب میں سوئے حرم حرم سے

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

تاریکیوں میں شب کی چلتا ہے چاند جیسے

وَبِتَّ تَرْقَى إِلَى أَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً[3]

چڑھتے رہے یہاں تک تھی دو کماں کی دوری

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

پایا مقام ایسا پہنچا جہاں نہ کوئی

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا

آگے کیا تھا تمکو نبیوں نے اور رسل نے

وَالرُّسْلُ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ

اسطرح جیسے آقا خادم کے ہوویں آگے

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

سات آسماں سے گذرے ساتھ انکو اپنے لیکے

فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

ایسے جلوس میں کہ سردار تم جھنڈے کے تھے

---

[1] معتبر یعنی عبرت لینے والا اور مغتنم یعنی غنیمت لینے والا ۱۲

[2] رجب کی ستائیسویں شب ہجرت کے پانچ سال قبل اور بعض روایت کے مطابق ایک سال قبل حضرت رسول کریم بیت اللہ الحرام سے پشت براق پر آن میں بیت المقدس تشریف لیگئے جو مکے سے چالیس منزل ہے۔ وہاں تمام انبیاء سلف حاضر تھے آپ نے مقدم ہوکر دو رکعت نماز پڑھائی ۱۲

[3] بیت المقدس سے حضرت ساتوں آسمان پر بڑھے اور ساتوں آسمان سے گذرتے ہوئے عرش کرسی اور سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے بڑھ گئے اور حق عزاسمہ سے اتنا قرب تھا کہ حبیب و محبوب کے درمیان صرف دو کمان کا فاصلہ رہ گیا ۱۲

حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ	مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ
[illegible]	[illegible]
خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ	نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ
[illegible]	[illegible]
كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ	عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ
[illegible]	[illegible]
فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ	وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ
پا گئے تم فخر میں حصہ نہیں کسی کا	گزرے جملہ [illegible]
وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ	وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ
رتبے جو پائے تم نے مشکل ہے ان کا پانا	دی نعمتیں خدا نے تم کو بہت زیادہ
بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا	مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ
مژدہ اے اہل ایماں۔ حق کی عنایتوں کا	ایسا کہ جو نہ ٹوٹے [illegible] تم نے پایا
لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهِ	بِأَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ
حضرت کو جب خدا نے طاعت کے خاطر ان کی	خیر الرسل کہا پس خیر الامم ہیں ہم بھی

ل معراج شریف تک پہنچنے کے بعد حق تعالیٰ نے حضرت سے گفتگو کی۔ فرمایا "محمد تو کیا چاہتا ہے" تو حضرت نے عرض کی "بارالٰہا تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا۔ موسےٰ کو کلام خود کے شرف بخشا داؤد اور سلیمان کو شاہی عطا کی، اور عیسیٰ کو مسیحائی عنایت کی"۔ بارگاہ احدیت سے ارشاد ہوا "میں نے تمہیں اپنا حبیب بنایا" [illegible] شاعر نے اس بیت میں اصطلاحات نحویہ "خفض۔ اضافت۔ رفع۔ اور منادی مفرد علم" کو نہایت خوبی کے ساتھ نباہا ہے۔ قواعد نحویہ کے مطابق اضافت کے لئے خفض (زیر) اور منادی مفرد علم کے لئے اعراب رفع (پیش) مخصوص ہیں ۱۲

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَاءُ بِعْثَتِہٖ
اخبار بعثت سُن کر دل دشمنوں کے کانپے

کَنَبْأَۃٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ
لاپروا جیسے بھیڑیں چونکیں پکار سُن کے

مَا زَالَ یَلْقَاھُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَکٍ
رکھتے تھے جنگ جاری یوں دشمنوں سے حضرت

حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمِ
لکڑے پہ گوشت جیسی اُن کی ہوئی تھی حالت

وَدُّوا الْفِرَارَ فَکَادُوْا یَغْبِطُوْنَ بِہٖ
مرغوب بھاگنا تھا اتنا کہ چاہتے تھے

اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ
مُردوں کی جا کہ جن کو لے چیل اور عقاب اُڑتے

تَمْضِی اللَّیَالِیْ وَلَا یَدْرُوْنَ عِدَّتَہَا
راتیں گذرتیں لیکن وہ جانتے نہ گنتی

مَا لَمْ تَکُنْ مِّنْ لَّیَالِی الْاَشْھُرِ الْحُرُمِ
جبتک حرم مہینوں کی راتیں وہ نہ ہوتی

کَاَنَّمَا الدِّیْنُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَھُمْ
اُترا تھا اُن کے گھر میں دیں بنکے گویا مہماں

بِکُلِّ قَرْمٍ اِلٰی لَحْمِ الْعِدٰی قَرِمِ
ساتھ اپنے لے بہادر لحم عدی کے حوالے

یَجُرُّ بَحْرَ خَمِیْسٍ فَوْقَ سَابِحَۃٍ
لیتے تھے ساتھ دریا گھوڑوں پہ لشکروں کا

یَرْمِیْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ
کرتے بہادروں کی موج گراں سے حملا

مِنْ کُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰہِ مُحْتَسِبٍ
اللہ لڑتے تھے جو طالب ثواب کے تھے

یَسْطُوْ بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْکُفْرِ مُصْطَلِمِ
برباد کفر کریں لڑتے تھے عزم کر کے

حَتّٰی غَدَتْ مِلَّۃُ الْاِسْلَامِ وَھِیَ بِھِمْ
غربت کے بعد مضبوط اسلام کا ہوا تھا

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِہَا مَوْصُوْلَۃَ الرَّحِمِ
اُن کی مدد سے آخر دنیا سے خوب رشتا

مَکْفُوْلَۃً اَبَدًا مِّنْھُمْ بِخَیْرِ اَبٍ
تھی بہترین شوہر اور باپ کی کفالت

وَخَیْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَیْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ
بیوہ ہوئی نہ اس پر آئی یتیمی حالت

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ	مَاذَا رَأَى مِنْهُمُ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ
ہیں وہ پہاڑ پس پوچھ اُن سے تو صدمت اُن کی	جو دیکھا اُن سے ہر جنگ اُن کی میں
وَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا	فُصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهَى مِنَ الْوَخَمِ
اور حنین کو پوچھ بدر کو اور اُحد سے	کہ جو زیادہ مہلک اُن کے لئے وبا سے
الْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ	مِنَ الْعِدَى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ
اُن سے تھے جیسی تلوار سفید سُرخ کرکے	دشمن کے کالے سروں کو جب آئے
وَالْكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ	أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ
تھے خط کے نیزوں سے لکھنے والے	چھوڑا نہ حرف جسم کا بے نقطے
شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ	وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا عَنِ السَّلَمِ
آہن میں غرق اُن کو سیما سے اُن کی جانے	سیما سے جیسے جانے تو گل کو جھاڑ بول سے

۱؎ جنگ بدر ہجرت کے دو سال بعد زمین بدر پر ہوئی جو کے اور مدینے کے درمیان ایک پانی والا مقام ہے۔ ابوسفیان ۳۰ - ۴۰ آدمیوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے مکے کو واپس آرہا تھا۔ راہ میں حضرت کے حملے کے خوف سے اُس نے مکے سے مدد مانگی وہاں سے ابوجہل کی ماتحتی میں ایک ہزار جوان روانہ ہوئے۔ بدر پر مقابلہ ہوا سخت لڑائی کے بعد مسلمان فتحمند ہوئے۔

۲؎ حنین ہجرت سے آٹھ سال بعد مکے سے دس میل کے فاصلے پر حنین نامی وادی میں ہوئی۔ حریف مخالف قبیلۂ ہوازن تھا۔ مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ مخالفین کے حملہ آور ہونے سے پہلے تو مسلمان بیدل ہو گئے۔ مگر آنحضرت کے استقلال سے میدان مسلمانوں کے ہی ہاتھ رہا۔

۳؎ مدینے سے چار میل جانب شمال ایک پہاڑ ہے ہجرت سے تیسرے سال اس مقام پر کفار سے جنگ ہوئی اُن کی تعداد تین ہزار تھی اور مسلمان صرف ایک ہزار تھے۔ گو کہ مسلمانوں کے پاس پورے ہتھیار بھی نہ تھے اور مگر نصرت الٰہی سے فتح انہیں کی ہوئی ۱۲

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ — فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

تجھ تک ریاح نصرت لائیں گی اُن کی خوشبو — سمجھے گا پھول کلیوں میں تو بہادروں کو

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًى — مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

اُن کی مثال یہ ہے عزموں کی پختگی میں — جھاڑی ہو جوں چٹاں پر پشت فرس پہ وہ ہیں

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا — فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

سطوت سے اُن کی اُڑتے دل دشمنوں کے اُن کے — بھیڑ اور بہادروں کی جاتی تمیز اُن سے

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهُ — إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

پیغمبر خدا ہوں جس کی مدد پہ ہر دم — بیشہ میں لیے اُس سے ملکر ہو شیر کو غم

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ — بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

ہے فتح دوستوں کو اُن کی مدد سے ملتی — پشت عدو ہمیشہ اللہ نے ہے توڑی

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ — كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

ملت کے اپنی گڑھ میں اُمت کو اپنی رکھا — بیشہ میں شیر جوں ہو بچوں کے ساتھ رہتا

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ — فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

اُن کے مخالفوں کو قرآں نے چپ کیا ہے — ہارا جھگڑنے والا بھی دلیل سن کے

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً — فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

اُمی تھے اور عالم ہے معجزہ یہ کافی — کامل ادب میں جبکہ بچپن سے تھی یتیمی

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ — ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

اُس عمر کے گزرے میں مدح کرکے اُن کی — طالب ہوں عفو کا جو شعر و خدم میں گزری

إذ قلداني ما تخشى عواقبه ... كأنني بهما هدي من النعم

ڈالا گلے میں میرے ذریعے نفس کی ایسی ... قربانی کا اونٹ ہوں میں گویا کہ تا غنی

أطعت غي الصبا في الحالتين وما ... حصلت إلا على الآثام والندم

ان دونوں حالتوں میں کہیں کی ہے نے خو ... حاصل ہوئی ندامت مجھے ہیں وہ گناہ بھی

فيا خسارة نفس في تجارتها ... لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم

نقصان نفس کے ہے بیوپار میں اٹھایا ... دنیا کے بدلے دین کو خریدا نہ خرید

ومن يبع آجلا منه بعاجله ... يبن له الغبن في بيع وفي سلم

عقبیٰ کو اپنی بیچ دیا گئے جو عوض میں ... نقصان ہوا اسکا ظاہر سودے میں نقد بیچنے میں

إن آت ذنبا فما عهدي بمنتقض ... من النبي ولا حبلي بمنصرم

میں نے گناہ کئے پر وعدہ نہ ٹوٹے گا ... حضرت کا اور نہ ان سے ٹوٹے گا میرا رشتہ

فإن لي ذمة منه بتسميتي ... محمدا وهو أوفى الخلق بالذمم

میرا بھی ہے ذمہ حضرت نے نام دیکے ... مجھکو محمد اور ہیں وعدے کے آپ سچے

إن لم يكن في معادي آخذا بيدي ... فضلا وإلا فقل يا زلة القدم

تھامیں گے گر حضرت فضل امر لطف کر کے ... محشر میں ہاتھ میرا تو اپنے پیر پھسلے

حاشاه أن يحرم الراجي مكارمه ... أو يرجع الجار منه غير محترم

محروم رہ جائے طالب ممکن نہیں ہے ان سے ... دیں اسکو باعزت جو ان کا آمد لے

ومنذ ألزمت أفكاري مدائحه ... وجدته لخلاصي خير ملتزم

فکر دل سے اپنی لازم کی ان کی مدح جب سے ... اک بہترین وسیلہ پایا نجات کا ہے

ولن يفوت الغنى منه يدا تربت
إن الحيا ينبت الأزهار في الأكم
پاؤں گا اُن کی بخشش نیکی سے گو ہوں خالی
پھولوں کو ہے اُگاتی بارش چٹان پر بھی

ولم أرد زهرة الدنيا التي اقتطفت
يدا زهير بما أثنى على هرم
دُنیا کی دولتوں کی مجھکو نہیں ضرورت
دولت زہیر نے لی جو لکھ ہرم کی مدحت

يا أكرم الخلق ما لي من ألوذ به
سواك عند حلول الحادث العمم
اے اکرم زمانہ ہرگز نہیں سہارا
تیرے سوا کوئی بھی دُکھ جب ہو مجھ پہ آیا

ولن يضيق رسول الله جاهك بي
إذا الكريم تجلى باسم منتقم
میری نجات حضرت مشکل نہیں ہے تم سے
اللہ جب تجلی خود بن کے منتقم دے

فإن من جودك الدنيا وضرتها
ومن علومك علم اللوح والقلم
پس آپ کی سخا سے دُنیا ہے اور عقبیٰ
علموں سے آپ کے علم ہے لوح اور قلم کا

يا نفس لا تقنطي من زلة عظمت
إن الكبائر في الغفران كاللمم
مت ناامید ہو جاں گرچہ خطا بڑی ہے
بخشنے تو ہیں کبائر چھوٹے گناہ جیسے

لعل رحمة ربي حين يقسمها
تأتي على حسب العصيان في القسم
شاید خدا کی رحمت بانٹیگا جب وہ اُسکو
تیرے گناہ جتنی ملجائے گی وہ تجھکو

يا رب فاجعل رجائي غير منعكس
لديك واجعل حسابي غير منخرم
یارب نہ ہوں اُمیدیں تجھ پاس میری اُلٹی
میرا حساب کردے یارب خطا سے خالی

والطف بعبدك في الدارين إن له
صبرا متى تدعه الأهوال ينهزم
کر لطف دو جہاں میں بندے پہ اپنے مولا
درپیش جب ہوں خطرے جاتا ہے صبر جس کا

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلَاةٍ مِنْكَ دَائِمَةٍ	عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَمُنْسَجِمِ
صلوٰۃ کے تو ابرِ دائم کو حکم کر دے	کثرت سے وہ نبی پر جو ابر ساون برسے
وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ	أَهْلِ التُّقَى وَالنَّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ
آل اور ان کے اصحاب و تابعین کے	تقوے کے علم کے ہیں جو اہل اور کرم کے
مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا	وَاضْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ
جب تک سرو کی شاخیں باد صبا ہلائے	اونٹوں کو اونٹ کا حادی گا کر طرب میں لائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ مخدوم و ممدوح کی برکت سے اس ترجمے سے دسمبر ۱۹۲۵ء کی تیئیسویں شب کو گیارہ بجے فراغت ہوئی ؎

از طفیل حضرت خیر الانام
ترجمہ یا رب بُوَد مقبول عام

الشمسی المؤیدی

